© rasailojaraid.com

اسلام ...... دینِ محبت

عزیز الرحمٰن فاروقی

اعوذ بالله من الشيطن الرجيم

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا (پ۴، آل عمران:۱۰۳)

محبت کی بنیاد زیادہ تر واقفیت پر ہوتی ہے۔ ہمارے دلوں کی سچی محبت تبھی پیدا ہوسکتی ہے جب پہلے اس کی ذات اور صفات سے سچی محبت ہو اسلام کے بنیادی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ خدا پر ایمان ہے۔ خدا پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ پہلے اس کی ذات اور صفات دونوں پر ایمان موجود ہو۔ یعنی اس بات پر ایمان کہ وہ موجود ہے اور اس پر بھی ایمان کہ وہ خاص خاص صفات کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جن میں ہر نام ایک خاص صفت بتاتا ہے ۔ یہ ننانوے نام صفاتی نام کہلاتے ہیں۔

صفات پر ایمان

ان صفاتی ناموں مین خدا کی جتنی صفات بیان ہوئی ہیں ان پر ایمان لایا جائے۔ مثلا، الرحمن ، الرحیم، الملک ، القدوس، المومن ، التواب ، العلیم ، البصیر۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے صفات پر ایسا قلبی ایمان لایا جائے کہ وہ اعمال پر بھی اثر انداز ہو۔ مثال کے طور پر ایک صفت بصیر ہے۔ یعنی دیکھنے والا ۔ ویسے ماننے کی حد تک تو سبھی مانتے ہیں مگر بہت کم لوگ ہیں جو یقین رکھتے ہیں کہ خدا ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ ایک باپ اپنے بیٹے کو کہتا ہے کہ میں درخت سے پھل توڑتا ہوں تم دیکھتے رہنا اگر کوئی دیکھ لے تو مجھے آہستگی سے بتا دینا کہ کوئی دیکھ رہا ہے جب وہ اوپر چڑھ کر پھل توڑتا شروع کرتا ہے تو لڑکا دھیمی سی آواز میں کہتا ہے ابا جان کوئی دیکھ رہا ہے یعنی خدا۔ اب باپ بیٹا دونوں اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا بصیر ہے مگر باپ کا یہ جاننا صرف جاننے کی حد تک ہے اور بیٹے کا جاننا اس کا ایمان بن چکا ہے۔ اب الہ کی چند اور صفات پر غور کریں:

المقیت، روزی دینے والا، رزاق رزق دینے والا، المنتقم، انتقام لینے والا ۔ اب اگر ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا مقیت ، رزاق، منتقم ہے تو لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ ہم روزی کی تلاش میں حرام دروازوں کو نہ کھٹکھٹائیں۔ پھر ہم حصول زر کی خاطر رشوت، غبن، بددیانتی، مکار بازی، سود خوری جیسے کام کرتے ہیں اس وقت ہمیں درحقیقت اس بات پر کوئی ایمان نہیں ہوتا کہ اللہ رب العزت مقیت بھی ہے، رزاق بھی ہے، منتقم بھی ہے۔ یہی حال اللہ کی دوسری صفات کا ہے۔ ان صفات کو صحیح معنوں میں ماننے کے کچھ تقاضے ہیں اگر یہ تقاضے پورے ہوں تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ زبانی طور پر تو خدا کی صفات کو مانا جارہا ہے مگر دل پر اس کا کوئی اثر نہیں۔ کیونکہ عملی طور پر اس سے انکار کیا جارہا ہے۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اس کی ذات اور صفات سے پوری واقفیت ہو اوران پر پورا پورا ایمان لایا جائے اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں بندوں کی محبت کا اللہ کے ساتھ اور اللہ کی محبت بندوں کے ساتھ ہونا ثابت فرمادیا ہے۔

يحبهم ويحبونه (مائدہ:٥٤، پ٦)

سچے بندے اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ ان بندوں سے محبت کرتا ہے۔ قرآن پاک میں صراحت مقصود کیلئے بھی فرمایا کہ محبت الٰہی کی شائستگی کیسے بندوں کو حاصل ہے۔ اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (پ۲، بقرہ۱۹۵) اللہ عدل و انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (پ۶، مائدہ۴۲) تقویٰ والوں سے اللہ محبت کرتا ہے (پ۱۰، توبہ۷) صبر کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے (پ۴، آل عمران:۱۴۶) اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لا يحب الله الجهر بالسوء (پ٦، نساء ١٤٨) برائی کی اشاعت اللہ کو ناپسند ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

لا تدخلوا الجنة حتىٰ تومنوا ولا تومنوا حتى تحابوا (ترمذی، ب صفة القيامة ٢/٧٧)

جنت میں داخلہ نہیں جب تک ایمان نہیں۔ تب تک ایمان نہیں جب تک آپس میں محبت نہیں۔

بقول شاعر

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضور اکرم ﷺ نے جنت میں داخلہ کیلئے محبت کو شرط قرار دیا۔ ایک جگہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپس کی محبت، آپس میں پیار، آپس میں تعلقات میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی ہے جو چند اعضاء سے مرکب ہے۔ پھر اگر ایک عضو کو تکلیف ہو جاتی

© rasailojaraid.com

ہے تو تب سارے جسم کے سارے اعضاء بے خوابی، بے تابی میں اس کا ساتھ دیتے ہیں (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ۲/۴۲۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فاصبحتم بنعمته اخوانا (پ۴، العمران ۱۰۳) تم آپس میں اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اس میں اس اخوت اسلامی کی طرف اشارہ فرمایا جن کا مظاہرہ مہاجرین و انصار نے کیا وہ انصار جنہوں نے مہاجرین کو مدینہ میں خندہ پیشانی کے ساتھ نہ صرف رہنے کیلئے جگہ دی بلکہ روزمرہ کی تمام ضروریات کو پورا کیا اور ضروریات کو پورا کرنے میں اگر اپنے مفادات کو قربان کرنا پڑا تو اس میں بھی گریز نہ کیا ان صحابہ کرامؓ کے اندر کس قدر اخوت اسلامی کی بناء پر اپنے بھائیوں کی امداد کرنے کا جذبہ موجود تھا اور وہ کس طرح اپنی خواہشات اور اغراض سے اپنے مصیبت زدہ اور مفلوک الحال بھائیوں پر قربان کر دیتے تھے۔ سعد بن ربیعؓ جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ (مہاجر) کو اپنے گھر لے گئے تو اس وقت ان کے گھر میں دو بیوں تھیں۔ دونوں کو ابن عوفؓ کے سامنے لے آئے اور کہا ان میں سے کسی ایک کو پسند کر لیجئے تا کہ میں اسے طلاق دے دوں اور وہ آپ کی منلوحہ بن جائے لیکن ابن عوفؓ نے اس پیشکش کو قبول نہ کیا (بخاری باب اخاء النبی بین المہاجرین والانصار ۱/۵۵۳) ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ وہ جنگ یرموک میں اپنے زخمی بھائی کی تلاش میں نکلا پانی ساتھ لے گیا تھا۔ بھائی کے پاس پہنچ گیا اسے پانی پلانے کو تھا کہ دوسرے زخمی کی آواز آئی "آہ" زخمی بھائی نے اشارہ کیا کہ پہلے اسے پلاؤ وہ اس کے پاس پہنچ گیا دیکھا کہ وہ ہشام بن العاصؓ ہیں ان کو پانی پلانے لگا تو تیسرے زخمی کی آواز آئی اس نے کہا کہ پہلے اسے پہلاؤ وہ اس کے پاس پہنچا تو وہ جاں بحق ہو چکا تھا واپس آیا تو ہشامؓ کو پایا کہ جنت کو سدھار گیا اور واپس آیا تو بھائی کو دیکھا کہ وہ بھی جام طہور کا سرور اور شہادت کا مرتبہ حاصل کر چکا تھا۔ (رحمۃ اللعالمین ۳/۴۶) میدان جنگ اور زخمی اور آخری سانس اور اپنے اپنے نفس کے مقابلے میں دوسری بھائی کا (جو خون کا بھائی نہیں) بلکہ ایمان کا بھائی ہے یہ احترام، یہ تقدم، یہ جذبہ اسلام کے سوا اور کہاں نظر آسکتا ہے۔ یہ ہے وہ محبت ایمانی جس کی بنیاد نہ منفعت مال پر، نہ لذت نفسانی پر، بھی وہ اخوت اور ہمدردی کا جذبہ ہے جو اغراض سے بالا تر ہے مندرجہ بالا اوصاف کے حامل لوگوں کے متعلق ہی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

یوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة (پ۲۸، الحشر۹) کہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود ضرورت مند ہی کیوں نہ ہوں اور دوسرے مقام پر فرمایا رحماء بینھم (پ۲۶، الفتح ۲۹) وہ آپس میں رحم دل ہیں اور حقیقت اسلام کے اولین مقاصد میں یہ بات شامل ہے کہ ایمان والون کے دلوں میں اتفاق و اتحاد، باہمی محبت، حسن سلوک، غمگساری، جذبہ ہمدردی پیدا کرے تا کہ نفرت اور عداوت کی آگ ختم ہو رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

۱۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہاں ہیں وہ لوگ جن کی محبت صرف میرے لئے تھی میں آج ان کو اپنے سایہ میں جگہ دلوں جب کہ میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں۔ (مشکوٰۃ ۲/۴۲۵)

۲۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اسے رسوا کرے، نہ جھٹلائے، نہ ظلم کرے (مشکوٰۃ ۲/۴۲۲)

۳۔ جس نے مسلمان بھائی کی عزت کو بچایا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا (مشکوٰۃ ۲/۴۲۴)

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

جو خود رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہ کیا جائے گا۔ ان ارشادات نبوی ﷺ سے یہ بات بخوبی واضح ہو سکتی ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا عالمگیر نظام ہے جس نے عداوت، نفرت کی بجائے مسلمانوں کو باہمی شفقت و محبت سے رہنے کی کس قدر تلقین فرمائی جو لوگ ان ارشادات پر عمل کرتے ہیں ان کا مقام، ان کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنا بلند تر، عظیم تر ہے، مسلمانوں کو ایک دوسرے سے محبت بڑھانے اور عداوت کو ختم کرنے کے اسلام نے جو طریقے بتائے ہیں ان کا اختصار کے ساتھ تذکرہ کیا جاتا ہے۔

سلام۔ ھدیہ۔ دعوت

سلام

ارشاد باری تعالیٰ جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر الفاظ میں سلام کرو یا ویسے ہی لوٹا دو۔ دنیا کی ہر مہذب قوم میں اس کا رواج ہے کہ جب آپس میں ملاقات کریں تو کوئی کلمہ آپس کی اظہار محبت کیلئے کہیں لیکن موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوتا کہ اسلامی سلام جتنا جامع ہے کوئی دوسرا سلام ایسا جامع نہیں۔ اسلامی سلام ایک عالمگیر جامعیت رکھت ہے اس میں

(۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہے
(۲) تذکیر بھی ہے
(۳) اپنے مسلمان بھائی سے اظہار تعلق، محبت بھی
(۴) اس کیلئے بہترین دعا بھی
(۵) اور اس سے یہ معاہدہ بھی کہ میرے ہاتھ اور زبان سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سلام کی تاکید کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ عزیز بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس آؤ تو سلام کرو اس سے تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی (مشکوٰۃ ۲/۳۹۹) ایک صحابی نے آپ سے دریافت کیا کہ اسلام میں کونسا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور شناسا اور غیر شناسا سبھی کو سلام کرو (بخاری ۱/۲-۹)

ہدیہ

باہمی محبت کو بڑھانے کے جو طریقے آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے دوسرا ارشاد نبوی ﷺ ہے اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن (کے ساتھ تحفے کا لین دین کرنے) کے لئے حقیر نہ سمجھے چاہے بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری ۱/۳۴۹) ایک اور جگہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہبہ کرکے واپس لینے والا اس کتے کی مانند ہے جو قے کرے اور پھر اسے کھائے۔

دعوت

دعوت باہمی محبت کو بڑھانے کا تیسرا ذریعہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جب تم دعوت میں بلائے جاؤ تو آؤ، جب تم میں سے کوئی (دعوت) پر بلایا جائے تو ضرور اسے حاضر ہونا چاہئے اگر وہ روزہ دار ہے تو دعا دے اور اگر بے روزہ ہے تو کھالے۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو بلائے یا تقریب شادی ہو یا اس کے مانند ہو تو چاہئے کہ وہ اسے منظور کرے (مشکوٰۃ ۲/۲۷۸)

یاد رہے!

مسلمانوں میں باہمی محبت، اتفاق، و اتحاد اخوت اور ہمدردی کا جذبہ تب ہی پیدا ہوگا جب کہ ان خرابیوں سے مسلم معاشرہ محفوظ ہو جن سے محفوظ رہنے کیلئے اسلام نے نصیحت کی ہے اس ضمن میں قرآنی آیات کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، گمان سے پرہیز کرو بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، تجسس نہ کرو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ دیکھو خود تو اس کو برا سمجھتے ہو۔ اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔ (پ۲۶، الحجرات ۱۱-۱۲)

ان دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ان ہدایات کا تذکرہ فرمایا ہے جو مسلم معاشرے کو عداوت، نفرت، نااتفاقی اور دیگر خرابیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے ضروری ہیں۔ حضور کا ارشاد ہے جب اس امت میں اتفاق ہو اور کوئی ان میں پھوٹ ڈالنا چاہئے تو اسے تلوار سے مارو وہ جو کوئی بھی ہو (مسلم، مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ۲/۳۲۰)

ایک اور جگہ فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے جنگ کرنا کفر ہے۔ (بخاری ۲/۸۹۳) ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے صحابی بیان کرتے ہیں ایک شخص کچھ تیر لیکر مسجد سے گزرا تیروں کے پھل باہر نکلے ہوئے تھے تو اسے حکم دیا گیا کہ تیروں کے پھلوں کو پکڑے تاکہ وہ کسی مسلمان کو خراش نہ لگا دیں (نسائی باب اظہار السلام فی المسجد ۱/۸۳) یہ پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو آپس میں پیار، محبت، ہمدردی کو فروغ دیتا ہے۔ یہ ہم کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اسلام ہی دین محبت ہے۔

بقیہ: دعوت وتبلیغ کے آداب

الله فيسبوا الله عدوا بغير علم

اے مومنو! یہ لوگ خدا کے سوا جن کو پکارتے ہیں ان کو گالیاں نہ دو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شرک سے آگے بڑھ کر جہالت کی بنا پر خدا کو گالیاں دینے لگیں۔

۱۱۔ داعی الی اللہ بن کر دعوت کا فریضہ انجام دیجئے یعنی صرف اللہ کی طرف دعوت دینے والے بنیئے خدا کے بندوں کو خدا کے سوا کسی اور چیز کی طرف ہرگز نہ بلایئے نہ وطن کی طرف بلایئے نہ قوم اور نسل کی طرف نہ کسی زبان کی طرف دعوت دیجئے نہ کسی جماعت اور گروہ کی طرف مومن کا نصب العین صرف خدا کی رضا ہے۔ اسی نصب العین کی طرف دعوت دیجئے اور یہ یقین پیدا کرنے کی کوشش کیجئے کہ بندے کا کام محض یہ ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کی بندگی کرے اپنی انفرادی زندگی میں بھی اور خانگی زندگی میں بھی سماجی زندگی میں بھی اور ملکی معاملات میں بھی غرض پوری زندگی میں اپنے مالک و پروردگار کے کہنے پر چلے اور اس کے قانون کی مخلصانہ پیروی کرے۔ اس کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں جس کو مسلمان اپنا نصب العین قرار دے۔ اور اس کی طرف لوگوں کی دعوت دے مومن جب بھی خدا کی ہدایت سے منہ موڑ کر خدا کی رضا کے سوا کسی اور چیز کو اپنا نصب العین قرار دے گا دونوں جہاں میں ناکام و نامراد رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

ومن احسن قولا ممن دعا الى الله وعمل صالحا وقال اننى من المسلمين

اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف دعوت دی اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں خدا کا فرمانبردار اور مسلم ہوں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com